ماہانہ نیوز لیٹر

شمارہ نمبر 24 | ذو الحجة 1447 / جون 2026

Pathway to Ilm

ذو الحجۃ کے مہینے اور اس کی اہمیت کے بارے میں جاننے کے لیے ہمارے نیوز لیٹر کے شمارہ نمبر 11 کو ہماری ویب سائٹ پر دیکھیں:
https://pathwaytoilm.info/newsletter-may-urdu/

صدق و امانت کا ثمرہ

ایک بزرگ غلام تھے جن کا نام مبارکؒ تھا۔ وہ اپنے مالک کے باغ میں کئی سال سے خدمت انجام دے رہے تھے۔ ایک دن ان کے مالک نے کہا: "میرے لیے ایک میٹھا انار لے آؤ۔" مبارکؒ باغ میں گئے، ایک انار توڑا اور لا کر پیش کر دیا۔ مالک نے جب اسے کھول کر چکھا تو وہ کھٹا نکلا۔ وہ ناراض ہوا اور کہنے لگا: "میں نے تم سے میٹھا انار مانگا تھا!" پھر اس نے دوبارہ بھیجا۔

مبارکؒ دوسری مرتبہ ایک اور انار لے آئے، مگر وہ بھی کھٹا نکلا۔ اب مالک کا غصہ اور بڑھ گیا۔ اس نے تیسری مرتبہ بھی بھیجا، لیکن تیسرا انار بھی کھٹا ہی نکلا۔ مالک جھنجھلا کر بولا: "کیا تمہیں میٹھے اور کھٹے انار میں فرق بھی معلوم نہیں؟" مبارکؒ نے نہایت سکون سے جواب دیا: "نہیں۔" مالک حیران رہ گیا اور پوچھا: "یہ کیسے ممکن ہے؟" انہوں نے فرمایا: "اس لیے کہ میں نے کبھی انار کھایا ہی نہیں۔"

مالک نے مزید تعجب سے پوچھا: "آخر کیوں؟ تم تو برسوں سے اسی باغ میں کام کر رہے ہو!" مبارکؒ نے جواب دیا: "آپ نے کبھی اجازت نہیں دی، اس لیے میں نے کبھی ایک دانہ بھی نہیں کھایا۔"

یہ سن کر مالک حیرت میں ڈوب گیا۔ تحقیق کرنے پر اسے یقین ہوگیا کہ مبارکؒ واقعی کئی سال سے باغ میں کام کر رہے تھے، مگر کبھی بغیر اجازت کوئی پھل نہیں چکھا۔

ان کی یہ دیانت، تقویٰ، خوفِ خدا اور امانت داری دیکھ کر مالک کے دل میں ان کی بے حد قدر پیدا ہوگئی۔ چنانچہ اس نے اپنی بیٹی کا نکاح انھی سے کر دیا۔ اسی بابرکت گھرانے میں بعد میں وہ عظیم امام پیدا ہوئے جنہیں دنیا حضرت امام عبداللہ بن المبارکؒ کے نام سے جانتی ہے۔ علم، زہد، تقویٰ اور اخلاص میں ان کا مقام تاریخِ اسلام میں روشن ستارے کی مانند ہے، اور حقیقت میں یہ ان کے والد کی دیانت و پاکیزگی ہی کا ثمرہ تھا۔

حوالہ: Rays of Radiance (Vol. 2, Pages 146-147)

ہمارے پیارے نبی ﷺ کی 100 سنتیں

11
بیت الخلاء سے نکل نے کے بعد کی دعا پڑھنا۔

12
کھانے سے پہلے زمین پر دستر خوان یا کپڑا بچھانا۔

13
دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔

14
کھانے سے پہلے جوتے اتار دینا۔

15
زمین پر بیٹھ کر کھانا کھانا۔

سورۃ الکافرون کا نزول

قریش مکہ اس بات سے سخت پریشان تھے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے بتوں کو باطل قرار دیتے اور کھلے طور پر شرک کی تردید فرماتے تھے۔ چنانچہ وہ آپ ﷺ کے پاس آئے اور درخواست کرنے لگے کہ آپ ان کے معبودوں کو برا کہنا چھوڑ دیں۔ جب یہ بات قبول نہ ہوئی تو انہوں نے ایک سمجھوتے کی تجویز پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ ایک سال آپ ﷺ ہمارے معبودوں کی عبادت کر لیجیے، اور اگلے سال ہم آپ کے معبود، اللہ جَلَّ جَلَالُهُ، کی عبادت کر لیں گے۔

حقیقت میں یہ حق اور باطل کو خلط ملط کرنے اور پیغامِ توحید کو کمزور کرنے کی کوشش تھی۔ اس موقع پر اللہ جَلَّ جَلَالُهُ نے سورۃ الکافرون نازل فرمائی، جس میں عقیدے کے معاملے میں ہر قسم کے سمجھوتے کو دوٹوک انداز میں رد کر دیا گیا:

﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ﴿لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ﴾ ﴿وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ﴾
﴿وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَا عَبَدْتُمْ﴾ ﴿وَلَا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ﴾ ﴿لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ﴾

"آپ کہہ دیجیے: اے کافرو! میں ان چیزوں کی عبادت نہیں کرتا جن کی تم عبادت کرتے ہو، اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ اور نہ ہی میں کبھی ان کی عبادت کرنے والا ہوں جن کی تم نے عبادت کی، اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی میں عبادت کرتا ہوں۔ تمہارے لیے تمہارا دین، اور میرے لیے میرا دین ہے۔" (سورۃ الکافرون: 1-6)

اس سورت نے واضح کر دیا کہ عقیدے اور توحید کے معاملے میں کسی قسم کی مداہنت یا سمجھوتے کی گنجائش نہیں۔ حق اپنی جگہ واضح ہے اور باطل اپنی جگہ، دونوں کو ایک ساتھ جمع نہیں کیا جاسکتا۔ اسی مضمون کو مزید تاکید کے ساتھ دوسری آیات میں بھی بیان کیا گیا:

﴿قُلْ أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَأْمُرُونِّي أَعْبُدُ أَيُّهَا الْجَاهِلُونَ﴾
﴿وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾
﴿بَلِ اللَّهَ فَاعْبُدْ وَكُن مِّنَ الشَّاكِرِينَ﴾

"آپ کہہ دیجیے: اے جاہلو! کیا تم مجھے حکم دیتے ہو کہ میں اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کروں؟ یقیناً آپ کی طرف اور آپ سے پہلے گزرنے والے انبیاء کی طرف یہ وحی بھیجی جاچکی ہے کہ اگر آپ نے شرک کیا تو آپ کے تمام اعمال ضائع ہوجائیں گے اور آپ خسارہ اٹھانے والوں میں شامل ہوجائیں گے۔ بلکہ آپ صرف اللہ ہی کی عبادت کیجیے اور شکر گزار بندوں میں رہیے۔" (سورۃ الزمر: 64-66)

ان آیات نے ہمیشہ کے لیے یہ اصول واضح کر دیا کہ تمام انبیاء علیہم السلام کا راستہ خالص توحید، کامل استقامت اور حق پر غیر متزلزل ثابت قدمی کا راستہ ہے، جس میں کسی قسم کی مداہنت، سودے بازی یا باطل کے ساتھ آمیزش کی کوئی گنجائش نہیں۔

ماخذ: محمد ادریس کاندھلوی، سیرۃ المصطفیٰ (ص: 70–69)

کیا آپ جانتے ہیں؟

کیا آپ جانتے ہیں کہ جنت البقیع میں سب سے پہلے دفن ہونے والے صحابیؓ انصار میں سے تھے؟

ہجرتِ مدینہ کے بعد مسلمانوں کے مبارک قبرستان بقیع الغرقد میں سب سے پہلی قبر حضرت اسعد بن زرارہؓ کی بنی۔ آپؓ انصارِ مدینہ میں اسلام قبول کرنے والے ابتدائی خوش نصیبوں میں سے تھے اور رسول اللہ ﷺ کی مدینہ منورہ آمد پر آپؓ نے نہایت اہم کردار ادا کیا۔ آپؓ ان سعادت مند صحابہؓ میں بھی شامل تھے جنہوں نے عقبہ کے مقام پر رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔

حضرت اسعد بن زرارہؓ کی تدفین کے بعد جنت البقیع مسلمانوں کا مرکزی قبرستان بن گیا، جہاں بعد میں بے شمار جلیل القدر صحابۂ کرامؓ، اہلِ بیتِ رسول ﷺ اور صالحین مدفون ہوئے۔

یہ واقعہ ہمیں اس حقیقت کی یاد دلاتا ہے کہ اسلام کے ابتدائی مددگاروں نے کس قدر عظیم قربانیاں دیں، اور انہی جانثار ہستیوں کی محنت و اخلاص سے اسلامی معاشرے کی بنیادیں مضبوط ہوئیں۔

ہمارے پہلے شائع شدہ مضامین اور نیوز لیٹر کے لئے ہماری ویب سائٹ پر تشریف لائیں اور مندرجہ ذیل لنک کو دبائیں:

www.pathwaytoilm.info